روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۴

کہ جیسا کہ آنحضرت جامع الکلم اور فصیح اور بلیغ تھے اور آپ کا کلام تمام کلاموں پر فائق تھا خصوصاً قرآن شریف تو ایک بے مثل معجزہ تھا ایسا ہی مہدی آخر الزمان بھی فصاحت بلاغت سے حصّہ پاوے سو اس ضرورت کے لئے اس عاجز کو بلاغتِ محمدیہ میں سے حصّہ دیا گیا۔ اور یہ امر تو ایسا ضروری تھا کہ اگر یہ نہ دیا جاتا تو اس حالت میں یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ باوجود دعویٰ مہدویت کے جو نبوتِ محمدیہ کا ظل ہے کیوں بلاغتِ محمدیہ میں سے حصہ نہیں دیا گیا نہ اس صورت میں اعتراض کرنا کہ جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل نے اس بلاغتِ کاملہ اور فصاحتِ تامّہ سے حصّہ دے دیا۔ اور یہ خیال بھی سخت غلطی اور گستاخی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام معمولی انسانوں کی طرح تھا کیونکہ اگر قرآن شریف اعلیٰ درجہ کا معجزہ ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی
﴿۱۷۳﴾ دوسرے انسانوں پر صدہا طرح فوقیت رکھتا اور ایک قسم کا معجزہ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاغت اور کلم جامعہ عطا کئے گئے تھے اور بلاشبہ نسبتی طور پر آنجناب کا معمولی کلام بھی معجزہ کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔

قولہ۔ براہین احمدیہ کا بقیہ نہیں چھاپتے۔

اقول۔ اِس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن شریف بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تیئس برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالیٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈال دی تو اس میں کونسا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے دس۱۰ روپے لئے گئے ہوں۔ اور جن سے پچیس روپے لئے گئے وہ صرف چند آدمی ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو اِن حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دیئے گئے ہیں کچھ بہت نہیں ہے بلکہ عین موزوں ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور وغوغا کا

خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دے دیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں بھیج دیں اور قیمت واپس لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا مگر پھر بھی ہم نے قیمت دے دی۔ اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی ناز برداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر طیّار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے **دنیّ الطبع** لوگوں سے خدا تعالیٰ نے ہم کو فراغت بخشی۔ مگر پھر بھی اب مجدّدًا ہم یہ چند سطور بطور **اشتہار** لکھتے ہیں کہ **اگر اب بھی کوئی ایسا خریدار چھپا ہوا موجود ہے کہ جو غائبانہ براہین کی توقف کی شکایت رکھتا ہے تو وہ فی الفور ہماری کتابیں بھیج دے اور ہم اس کی قیمت جو کچھ اس کی تحریر سے ثابت ہوگی اس کی طرف روانہ** کر دیں گے۔ اور اگر کوئی باوجود ہمارے اِن اشتہاراؔت کے اب بھی اعتراض کرنے سے باز نہ آوے تو ﴿۱۷۴﴾ اُس کا حساب خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور شہزادہ صاحب یہ تو جواب دیں کہ انہوں نے کونسی کتاب ہم سے خریدی اور ہم نے اب تک وہ کتاب پوری نہ دی اور نہ قیمت واپس کی؟ یہ کس قدر ناخدا ترسی ہے کہ بعض پُر کینہ ملانوں کی زبانی بے تحقیق اس بات کو سننا اور پھر اس کو بطور اعتراض پیش کر دینا۔

قولہ۔ گورنمنٹ کی خوشامد کرتے ہیں۔

اقول۔ یہ خوشامد نہیں ہے۔ یہ وہ حق ہے جو ہر ایک نمک حلال رعیّت کو ادا کرنا چاہیئے۔ بے شک گورنمنٹ برطانیہ کا ہم پر ایک حق عظیم ہے کہ ہم نے اُن کے زیر سایہ آ کر ہزاروں آفتوں سے امن پایا۔ صدہا طرح کے ہمیں اس گورنمنٹ کے ذریعہ سے فوائد حاصل ہوئے۔ پھر یہ بدذاتی ہوگی کہ اس قدر احسانات دیکھ کر سرکشی کے مادہ کو اپنے دل میں رکھیں۔

قولہ۔ راولپنڈی والا بزرگ وہمی اور بُزدل ہے اس لئے اس کے حق میں پیشگوئی کر دی۔

اقول۔ **لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن**۔ اگر وہ بزرگ بزدل ہوتا تو مردِ میدان بن کر ہزاروں کے مخالف ہو کر ہماری تصدیق کیوں کرتا؟ آج کل ہماری طرف اخلاص کے ساتھ آنا گویا آگ پر قدم